REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ

قیمت فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۸ ہجرت ۱۳۳۶ ہش | ۲۸ مئی ۱۹۵۷ء سہ شنبہ | نمبر ۱۲۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ مئی ۱۹۵۷ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ:

"ضعف کی وجہ سے طبیعت تاحال ناساز ہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جاپان پاکستان کی ترقی کے پانچسالہ منصوبہ میں ہر ممکن مدد دینے کے لئے تیار ہے

کراچی میں جاپان کے وزیراعظم کا اعلان

کراچی ۲۷ مئی۔ جاپان کے وزیراعظم مسٹر کیشی نے اعلان کیا ہے کہ ان کا ملک پاکستان کو ترقی کے پانچسالہ منصوبہ میں ہر ممکن مدد دینے کے لئے تیار ہے۔ آپ نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا۔ کہ پاکستان اور جاپان خارجہ پالیسی کے تمام اہم امور پر اصولاً متفق ہیں۔ —— کل شام مسٹر سہروردی کی طرف سے آپ کے اعزاز میں جو عشائیہ دیا گیا۔ اس میں تقریر کرتے ہوئے وزیراعظم جاپان نے کہا پاکستان نے مختصر سے عرصہ میں جو ترقی کی ہے۔ میں اس سے حد درجہ متاثر ہوا ہوں۔ میرا ملک۔ پاکستان کی پانچسالہ ترقی کے منصوبے میں ہر ممکن مدد دے گا۔ میری دلی خواہش ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات زیادہ سے زیادہ خوشگوار ہوں۔ آپ نے وزیراعظم پاکستان کے اس خیال سے اتفاق کا اظہار کیا۔ کہ دنیا میں امن اور خوشحالی کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ اقوام متحدہ کے فیصلوں کا احترام کیا جائے۔

اس سے قبل مسٹر سہروردی وزیراعظم پاکستان نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جاپان نے پاکستان کو جو اقتصادی مدد دی ہے۔ اس کے لئے پاکستان اس کا شکرگزار ہے۔ آپ نے کہا پاکستان کی سب سے بڑی خواہش یہ ہے۔ کہ اقوام متحدہ کے فیصلوں کا احترام کرنے کی روح پیدا ہو۔ تاکہ دنیا میں امن اور خوشحالی کا قیام ہو۔ آپ نے کہا جو ممالک زبان سے امن کے نعرے لگاتے ہیں۔ لیکن اقوام متحدہ کے فیصلوں کو ٹھکرا دیتے ہمیں یقین ہے کہ وہ ہرگز امن نہیں چاہتے۔

یوم خلافت کے موقعہ پر ربوہ میں عظیم الشان جلسہ

ربوہ ۲۷ مئی (دس بجے صبح) آج یوم خلافت ہے۔ آج کے دن انچاس سال قبل حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ اول منتخب ہوئے تھے۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ نے کامل اتفاق رائے سے عملاً اس امر کا ثبوت بہم پہنچایا تھا۔ کہ وہ آیت استخلاف کے تحت مومن بالخلافت ہیں۔ اور یہ کہ انشاء اللہ العزیز وہ خلافت کے بابرکت نظام کو اپنی آئندہ نسلوں میں قیامت تک جاری و ساری رکھیں گے۔ اور اس مقدس عزم کو تازہ رکھنے اور نسلاً بعد نسل تازہ رکھتے چلے جانے کی غرض سے آج جماعت ہائے احمدیہ "یوم خلافت" منا رہی ہیں چنانچہ اسی سلسلہ میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں ایک عظیم الشان جلسہ مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی زیر صدارت ہو رہا ہے۔ جو صبح ۷ بجے سے جاری ہے۔ اور انشاء اللہ ۱۱ بجے قبل دوپہر تک جاری رہے گا۔ جلسہ میں شمع خلافت کے پروانے ہمہ تن گوش بنے نظام خلافت اور اس کی برکات پر علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سننے میں مصروف ہیں۔ (اس عظیم الشان جلسہ کی مفصل روئداد کل کے الفضل میں ملاحظہ فرمائیں)

—— حیدر آباد ۲۶ مئی۔ حیدر آباد میڈیکل سکول کو یہاں سے سکھر منتقل کر دیا گیا۔ سکول کا نام بھی تبدیل کر کے سندھ میڈیکل سکول رکھ دیا گیا ہے۔

عازمین حج کے لئے مزید ہوائی جہازوں کا انتظام

کراچی ۲۷ مئی۔ مرکزی حکومت نے ایک ہزار پانچ سو عازمین حج کے لئے مزید ہوائی جہازوں کا انتظام کیا ہے۔ ہر جہاز ایک پرواز میں ۶۶ مسافروں کو لے جائے گا پہلا جہاز ۶ جون کو روانہ ہوگا۔ اور اس کے بعد ۲ جولائی تک وہ عازمین حج کو لے جاتے رہیں گے۔

افغانستان کا یوم آزادی

کابل ۲۷ مئی۔ آج افغانستان اپنی آزادی کی سالگرہ منا رہا ہے۔ اس موقعہ پر پاکستان کے صدر اسکندر مرزا نے بھی ایک خاص پیغام بھیجا ہے۔ جس میں حکومت اور عوام کی طرف سے مبارکباد دی گئی ہے۔

انتخابی فہرستوں کے قواعد شائع کر دیئے گئے

کراچی ۲۷ مئی۔ مرکزی حکومت نے الیکشن کمیشن کے مشورے کے بعد انتخابی فہرستوں کی تیاری سے متعلقہ قواعد مرتب کر لئے ہیں۔ یہ قواعد ۲۵ مئی کو مرکزی حکومت کے ایک غیر معمولی گزٹ میں شائع کر دیئے گئے ہیں۔

اردن کے بارے میں روس کا رویہ

لندن ۲۶ مئی۔ روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی تاس نے کہا ہے کہ اردن میں جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے روس اسے نظر انداز نہیں کر سکتا۔ ایجنسی نے کہا ہے کہ اردن کے حالیہ واقعات ملک کے اندر کسی کارروائی کا نتیجہ نہیں ہیں۔ یہ حالات بیرونی مداخلت سے پیدا ہوئے ہیں۔ جس سے مشرق وسطیٰ کے امن کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

—— کراچی ۲۶ مئی توقع ہے کہ مرکزی حکومت صوبہ مشرقی پاکستان کے لئے تھائی لینڈ سے ۵۰ ہزار ٹن چاول درآمد کرے گی۔ تاکہ صوبائی حکومت مقامی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد چاول کا ذخیرہ بھی کر سکے گا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۵۷ء

افتراق کی ذمہ داری

ہم نے الفضل کی ایک حالیہ اشاعت میں چیمہ صاحب کے ایک تازہ مضمون سے جو پیغام صلح میں شائع ہوا ہے۔ حوالہ دیا تھا۔ جس میں آپ نے تسلیم کیا ہے کہ کثرت مکالمہ و مکاشفہ کا نام ظلی بروزی نبوت بھی ہو سکتا ہے۔ اور چیمہ صاحب نے یہ بات جماعت احمدیہ اور پیغامیوں میں نظریاتی اتحاد کی وجوہات میں سے ایک وجہ کے طور پر بیان کی ہے۔ ہم نے اس پر لکھا کہ چیمہ صاحب کی یہ رائے بڑی حد تک درست ہے۔ اور پیغامیوں کا یہی عقیدہ ہے۔ تو اختلافات کا بھوت کھڑا کر کے جماعت احمدیہ میں انتشار اور تفریق و تشتت پھیلانے کی ذمہ داری ان پیغامی بزرگوں پر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے قادیان سے الگ ہو کر لاہور میں الگ جماعت بنانے کی کوشش کی۔

اگر چیمہ صاحب نے پیغامی عقیدہ کی صحیح ترجمانی کی ہے۔ اور پیغامی بزرگوں کا جنہوں نے الگ جماعت کھڑی کی یہی عقیدہ ہے۔ تو اس کا صاف نتیجہ یہی نکل سکتا ہے۔ کہ اختلاف عقائد محض ایک پردہ تھا۔ ورنہ علیحدگی کی اصل وجوہات کچھ اور تھیں۔ یہاں ہم ان وجوہات کی تفصیلات میں نہیں جائیں گے۔ البتہ اتنا ضرور عرض کرتے ہیں کہ یہ بات وہی تھی جس کا ذکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اپنی پہلی تقریر میں اشارۃً کیا ہے یعنی ”حریت“ اور ”بلند پروازی“ اور جس کے چھوڑ دینے پر آپ نے اپنی تقریر میں زور دیا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ شروع ہی سے جانتے تھے کہ جماعت کے اکابر میں ایک ایسا گروہ موجود ہے جو ”حریت“ اور ”بلند پروازی“ کا رسیا ہے۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ نے خلافتِ حقہ کی بنیاد رکھنے کے لئے اعجازی طور پر ”باندھ کر“ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرا دی۔ ورنہ اگر ان کے طبعی رجحانات بروئے کار آ سکتے۔ تو وہ خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی بیعت بھی نہ کرتے۔ اور اسی وقت جماعت سے الگ ہو جاتے۔

چونکہ جماعت میں خلافت المسیح قائم ہو چکی تھی۔ اس لئے جب خلافت المسیح الثانیہ کا سوال پیدا ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسے ”حریت پسندوں“ اور ”بلند پروازوں“ کی ضرورت نہ رہی۔ اس لئے اس نے بہتر سمجھا کہ ایسے لوگوں سے جماعت احمدیہ کو اب پاک کر دینا چاہیئے تاکہ ان کی وجہ سے استحکام خلافت میں خلل نہ پڑے۔ چنانچہ ان بزرگوں کی حریت اور بلند پروازی بروئے کار آئی۔ اور وہ جماعت سے آپ ہی الگ ہو گئے۔ اور اختلافِ عقائد کو جو دراصل کوئی حقیقت نہیں رکھتا تھا۔ اور اگر اس کی کوئی حقیقت تھی بھی۔ تو وہ محض اندرونی معاملہ تھا علیحدگی کی بنیاد بنا لیا گیا۔ اور علیحدہ ہوتے ہی جماعت احمدیہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر ”عقائد باطلہ“ کا الزام لگانا شروع کر دیا اور اسکو اتنا اچھالا کہ اکثر لوگ جو جماعت میں نہ ہونے کے باوجود اس سے حسن ظنی رکھتے تھے اس سے بدظن ہونے لگے۔ اور جماعت کے خلاف مخالفین کو منافرت پھیلانے کا اور بھی سہارا پیدا ہو گیا۔

جناب مولانا محمد علی صاحب نے جن کی قیادت میں یہ نئی جماعت کھڑی کی گئی۔ جماعت احمدیہ کے خلاف ویسا ہی محاذ جنگ قائم کر دیا۔ جیسا کہ پہلے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرت سری اور دیگر اہل علم حضرات نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف قائم کئے رکھا تھا۔ مولوی صاحب مذکور کے بے پناہ تلخ اور جھوٹے پروپیگنڈہ کی مثال ان کے دو مندرجہ ذیل حوالوں سے واضح ہو سکتی ہے۔

(۱) یا تو قادیانیوں کو ایک علیحدہ دین اور کلمہ بنانا ہوگا۔ اور کٹ کر مسلمانوں سے علیحدہ ہونا ہوگا۔ یا پھر اپنے عقیدہ میں تبدیلی کرنی پڑے گی۔

(۲) ہمت کر کے عقائد صحیحہ پر ڈٹے رہو۔ وقت بالکل قریب ہے کہ نہ صرف مسلمانوں کے غلط خیال ہی دور ہو جائیں گے بلکہ قادیانی جماعت بھی نبوت اور کفر کے مسائل سے رجوع کر لے گی۔“

(بحوالہ ٹریکٹ جماعت ربوہ کی تبدیلی عقیدہ اور اعتراف شکست از چودھری فضل الرحمٰن قمر ساہانوی صفحہ ۲)

یہ دو مختصر حوالے بطور مثال کے ہیں ورنہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے علیحدگی کے بعد اپنے علم و فضل کو انہی تخریبی سرگرمیوں میں صرف کر دیا۔ اور آپ کے رفقاء نے بھی اس بات پر اپنا زور قلم ختم کر دیا۔ چنانچہ مولوی قمر صاحب ساہانوی اپنا مذکورہ بالا ٹریکٹ ان الفاظ سے شروع کرتے ہیں:-

”۱۹۱۴ء میں جماعت احمدیہ لاہور نے اپنے ”مغفور“ سالار حضرت مولانا محمد علی صاحب کی قیادت میں جناب مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ ربوہ کے عقائد باطلہ و خیالات کی تردید میں قلمی جہاد شروع کیا جو متواتر چالیس سال جاری رہا۔“

(حضرت) مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) کے عقائد باطلہ و خیالات کیا تھے۔ پیغامیوں کے اس زعم باطل کا بھانڈا چیمہ صاحب نے چالیس سال کے بعد چوراہے میں یہ تسلیم کر کے پھوڑ دیا ہے۔ کہ دونوں جماعتیں مکالمہ و مکاشفہ کی قائل ہیں۔ جس کو بروزی۔ ظلی (وغیرہ) نبوت کہہ سکتے ہیں۔

ان حقائق کی بناء پر مولانا محمد علی صاحب مرحوم اور ان کے رفقاء پر یہ صریح الزام عائد ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے بلاوجہ صرف اپنی حریت اور بلند پروازی کے لئے اختلافات عقائد کا بھوت لوٹے سے نکالا۔ اور جماعت احمدیہ پر نہایت سخت اندر سے حملہ کر کے ایک طرف تو اس کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی۔ اور دوسری طرف مخالفین احمدیت کو نہ صرف تقویت پہنچائی۔ بلکہ جماعت احمدیہ پر غلط الزام تراشی میں ان کی قیادت کی اور چالیس سال میں آج تک جتنی بھی مخالفت غیر احمدی مسلمانوں میں بڑھی ہے۔ اس کی تمام تر ذمہ داری ان پیغامی بزرگوں کے کندھوں پر ہے۔ جنہوں نے بے بنیاد اختلاف عقائد کو اپنی حریت اور بلند پروازی کا پردہ بنایا۔ کہتے ہیں ”جس کو خدا رکھے اسکو کون چکھے“ اگرچہ ابھی تک جماعت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔ اور خلافت حقہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جاتی ہے۔

اللھم زد فزد۔ آمین

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی دو روائتیں

ذیل میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب مرحوم کی دو روائتیں درج کی جاتی ہیں جو ہیں مولوی برکات احمد صاحب کی طرف سے موصول ہوئی ہیں۔ پہلی روایت میں جنگ سے غالباً پارٹیشن یعنی ملکی تقسیم کے وقت کے حالات کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی پارٹیشن کے وقت سکھوں اور ہندوؤں کے گروہوں کے ساتھ جو مقابلہ ہوتا تھا۔ وہ مراد ہے۔ یہ لوگ بھی اس زمانے میں اپنے پاس مختلف قسم کے ہتھیار اور آتشیں اسلحہ رکھتے تھے۔ اور گویا جنگ کی صورت میں حملہ آور ہوتے تھے۔ ورنہ یہ مراد نہیں کہ حکومت کے ساتھ جماعت احمدیہ کی جنگ ہوگی۔ گو یہ بھی ممکن ہے۔ کہ کسی وقت جماعت کو کسی مسلمان حکومت سے مل کر کسی غیر مسلم حکومت کے ساتھ لڑنا پڑے۔ آگے اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ کیونکہ خوابوں کا معاملہ تعبیر طلب ہوا کرتا ہے۔ (ادارہ)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ مرحوم و مغفور کی مندرجہ ذیل دو روایات جو میں نے خود ان کے منہ سے کپورتھلہ میں سنی تھیں غالباً ابھی تک شائع نہیں ہوئیں خاکسار یہ روائتیں اپنے حافظہ کے مطابق نیچے لکھ دیتا ہے۔ الفضل میں شائع فرمادیں تاکہ یہ محفوظ ہو جائیں۔

(۱)

حضرت منشی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ وارضاہ نے مجھ سے بیان فرمایا کہ:۔

ایک دفعہ ہم کپورتھلہ کی جماعت کے بعض افراد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے قادیان مقدس حاضر ہوئے۔ حضور نے عند الملاقات علاوہ اور باتوں کے یہ بھی فرمایا کہ میرے بعض الہامات اور کشوف سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت کو کسی وقت ظاہری جنگ بھی کرنا پڑے گی۔

حضور اقدس علیہ السلام کی زیارت اور کلمات طیبات سننے کے بعد ہم واپس کپورتھلہ آ گئے۔ کپورتھلہ واپس پہنچتے ہی حضرت منشی محمد خاں صاحب رضی اللہ عنہ (والد ماجد محترم خاں عبد المجید خاں صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ) نے موگریاں اور ڈنبل تیار کرنے کا آرڈر دے دیا۔ اور باقاعدہ ورزش شروع کر دی۔ جب حضرت منشی محمد خاں صاحب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ اس ادھیڑ عمر میں آپ ورزش شروع کر کے خواہ مخواہ تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعض رویا و کشوف کے پیش نظر فرمایا ہے کہ جماعت کو کسی وقت ظاہری جنگ بھی کرنا پڑے گی۔ اگر ایسا موقعہ ہمیں پیش آ جائے۔ اور ہم اس کے لئے اپنے آپ کو قبل از وقت تیار نہ کریں۔ تو ثواب سے محروم ہو جائیں گے۔ اسلئے میں نے تو باقاعدہ ورزش شروع کر دی ہے۔ تاکہ اپنے فرائض صحیح طور پر ادا کر سکوں۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ حضرت منشی محمد خاں صاحب رضی اللہ عنہ اسی جذبہ کے ماتحت اپنی مرض الموت تک باقاعدہ ورزش کرتے رہے۔ اور گو اب تک اس ظاہری جنگ کا وقت جماعت پر نہیں آیا۔ اور نہ معلوم کب تک آئے لیکن حضرت منشی محمد خاں صاحب رضی اللہ عنہ جن کی وفات حضرت اقدس علیہ السلام کے زمانہ میں ہی ہو گئی تھی۔ اس کے ثواب میں برابر کے شریک ہو گئے۔ فجزاھم و اعلٰے درجاتھم فی الجنۃ العالیہ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بہشت کی کنجی

”دنیا بہت سی فضولیوں سے بھری ہوئی ہے۔ اور لوگ ایک جھوٹی منطق پر راضی ہو رہے ہیں۔ مذہب وہی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کو دکھلاتا ہے اور خدا سے ایسا قریب کر دیتا ہے۔ کہ گویا انسان خدا کو دیکھتا ہے۔ اور جب انسان یقین سے بھر جاتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ سے اس کا خاص تعلق ہو جاتا ہے۔ وہ گناہ سے اور ہر ایک ناپاکی سے خلاصی پاتا ہے۔ اور اس کا سہارا صرف خدا ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ اپنے خاص نشانوں سے اور اپنی خاص تجلی سے۔ اور اپنے خاص کلام سے اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ میں موجود ہوں۔ تب اس روز سے وہ جانتا ہے کہ خدا ہے اور اسی روز سے وہ پاک کیا جاتا ہے اور اندرونی آلائشیں دور کی جاتی ہیں۔ یہی معرفت ہے جو بہشت کی کنجی ہے۔ مگر یہ بغیر اسلام کے اور کسی کو بھی میسر نہیں آتی۔ یہی خدا تعالیٰ کا ابتداء سے وعدہ ہے۔ جو وہ انہی پر ظاہر ہوتا ہے۔ جو اس کے پاک کلام کی پیروی کرتے ہیں۔ تجربہ سے زیادہ کوئی گواہ نہیں۔ پس جبکہ تجربہ ہم دیکھتے ہیں کہ خدا اپنے تئیں بجز اسلام کے کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ اور کسی سے ہمکلام نہیں ہوتا اور کسی کی اپنے زبردست معجزات سے مدد نہیں کرتا تو ہم کیونکر مان لیں۔ کہ دوسرے مذہب میں ایسا ہو سکتا ہے۔“ (مکتوبات احمدیہ جلد دوم ص۳۴)

(۲)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ وارضاہ نے بیان فرمایا کہ:۔

”ایک دفعہ میں قادیان میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد و اجازت سے ”بیت الفکر“ میں ٹھہرا ہوا تھا۔ ساتھ کا کمرہ سیدنا حضرت اقدس علیہ السلام اور حضرت سیدہ ام المومنین اعلی اللہ درجتھما فی الجنۃ کا رہائشی کمرہ تھا۔ ایک دن جب میں ”بیت الفکر“ میں بیٹھا ہوا تھا۔ تو مجھے ساتھ کے کمرہ میں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے بولنے کی آواز آئی اور میری توجہ اس آواز کی طرف کھنچ گئی۔ حضرت ام المومنین حضرت اقدس علیہ السلام سے مخاطب تھیں اور کہہ رہی تھیں کہ بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں۔ جن کیلئے کھانا تیار کرنا ہے۔ اور ان کی دوسری ضروریات پوری کرنی ہیں۔ میں نے بعض ضروری اشیاء بازار سے منگوا کر دینے کیلئے عرض کیا تھا لیکن ابھی تک وہ چیزیں آپ نے منگوا کر نہیں دیں۔ اس طرح مہمانوں کو تکلیف ہوگی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی بات سن کر فرمایا۔ کہ میں فلاں کتاب کی تصنیف میں منہمک تھا۔ اسلئے اس کام کی طرف توجہ نہ ہو سکی۔ حضرت ام المومنین مہمانوں کے متعلق اپنی ذمہ داری کے احساس کی وجہ سے زیادہ زور سے بات کر رہی تھیں۔ اور حضرت اقدس علیہ السلام اپنا پہلا جواب ہی دوہرا رہے تھے۔ کچھ دیر اسی طرح باتیں ہوتی رہیں۔ آخر میں حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ آج مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے بہت مبشر الہامات ہوئے ہیں۔ اور حضور نے اپنا ایک الہام بھی سنایا۔ جس میں خدا تعالےٰ کی طرف سے حضور کی فتح و کامرانی اور آپ کے دشمنوں کی ناکامی کا بیان تھا۔ جب حضرت ام المومنین نے یہ الہام سنا تو اسی وقت خاموش ہو گئیں۔ اور سبحان اللہ سبحان اللہ کہتی ہوئی کمرہ سے دوسری طرف چلی گئیں۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ یہ دو روایات میرے علم میں ابھی تک شائع نہیں ہوئیں۔ الفاظ میں نے اپنی یاد کے مطابق تحریر کئے ہیں اگر کوئی کمی بیشی ہو گئی ہو۔ تو اللہ تعالےٰ معاف فرما وے۔

اللہ کی اک نعمتِ عظمیٰ ہے خلافت

از مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل

اللہ کی اک نعمتِ عظمیٰ ہے خلافت
مومن کیلئے عروۂ وثقیٰ ہے خلافت

گرتی ہوئی ملت کا سہارا ہے خلافت
حق یہ ہے نبوت کا تتمہ ہے خلافت

ہے نخلِ نبوت تو ثمر اس کا خلافت
گر شمس نبوت ہے قمر اس کا خلافت

اسلام کی نصرت ہے خلافت کی بدولت
تبلیغ میں وسعت ہے خلافت کی بدولت

اسلام کی شوکت ہے خلافت کی بدولت
ملت میں جو وحدت ہے خلافت کی بدولت

اسلام ہے گر جسم تو جان اسکی خلافت
یہ لعل و جواہر ہے تو کان اسکی خلافت

مومن سے ہے جو قرآن میں وعدہ یہ اسی سے
ایمان کے ساتھ ان کے گر اعمال ہیں اچھے

اللہ نوازیگا انہیں فضل سے اپنے
اور دیگا خلافت انہیں خاص اپنے کرم سے

خوف ان کا مبدل بہ اماں ہو کے رہیگا
زیر ان کے لئے سارا جہاں ہو کے رہیگا

جب تک رہی اسلام میں موجود خلافت
دنیا میں مسلمان تھے باعزت و عظمت

جس وقت چھنی ان سے یہ اللہ کی نعمت
عزت رہی باقی نہ کوئی شان نہ شوکت

حاکم تھے مگر ہو گئے محکوم جہاں میں
مغلوب ہوئے ہو گئے مظلوم جہاں میں

لیکن یہ خدائے دو جہاں کا تھا نوشتہ
اسلام میں اک بار ہو پھر زندگی پیدا

اللہ نے آخر کیا اس وعدے کو ایفا
احیاء کے لئے بھیجا ہے موعود مسیحاؑ

پھر فضل سے اپنے ہے عطا کی وہی نعمت
یعنے کہ خلافت علیٰ منہاجِ نبوت

اللہ ہمیشہ یہ خلافت رہے قائم
احمدؑ کی جماعت میں یہ نعمت رہے قائم

ہر دور میں یہ نورِ نبوت رہے قائم
یہ فضل ترا تا بقیامت رہے قائم

جب تک کہ خلافت کا یہ فیضان رہیگا
ہر دور میں ممتاز مسلمان رہے گا

ملک عبد الجبار خان صاحب مرحوم

ہمارے منجھلے بھائی ملک عبد الجبار خان صاحب مرحوم کی اچانک وفات کا ذکر الفضل مورخہ ۲۷ ۴/۵۷ میں آچکا ہے آپ بمقام فیض اللہ چک نزد قادیان ۱۹۱۷ء میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۷ اپریل ۱۹۵۷ء بروز بدھ ملیر چھاؤنی (کراچی) وفات پا گئے۔ وفات سے قبل اچھے بھلے تھے دفتر گئے اور وہاں سے خوش و خرم دو بجے کے قریب واپس لوٹے۔ تھوڑی دیر آرام کرکے اٹھے ہونگے۔ کہ دل میں درد محسوس ہوئی۔ اسی وقت ڈاکٹری مدد طلب کی گئی۔ لیکن پیشتر اس کے کہ وہ میسر آسکے۔ ۲۔۳ منٹ کے اندر اندر روزہ کی حالت میں ہی اپنے مالک حقیقی کو جا ملے۔ وفات سے قبل کسی قسم کی بات نہ کرسکے۔ اور اس طرح صدمہ کا نہ مٹنے والا نقش چھوڑ کر ہمیشہ ہمیش کے لئے ہم سب کو داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم بڑے مخلص انسان تھے۔ ہر خاص و عام کے دلی ہمدرد تھے۔ اور ضرورت مند کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ بڑے خوش طبع اور باذوق تھے۔ غربا کی مدد کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اور ان سے بہت خوشی سے ملتے تھے۔ چنانچہ جب کوئی ایسا آدمی آتا۔ تو اپنی توفیق سے بڑھ کر اس کی مدد کرتے۔ مرحوم موصی تھے۔ وفات تک ان کے حلقہ کے احباب ان کی اقتدا میں نماز پڑھتے رہے۔ شام کے وقت درس دیتے۔ ان کے عملی نمونہ کی وجہ سے متعدد افراد کو احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق ملی۔ ہمیشہ تبلیغ حق کے لئے کوشاں رہتے۔ بڑے جرأت مند تھے تقسیم ملک پر گاؤں میں تھے۔ اس وقت بڑی بہادری سے حالات کا مقابلہ کیا۔ مرحوم جان کا خطرہ مول لے کر والدہ محترمہ کو کندھوں پر اٹھا کر قادیان لائے۔ خود سادہ پہنتے، سادہ کھاتے۔ اور سادہ رہتے تھے۔ یتیموں مہمانوں اور حقداروں سے فیاضانہ سلوک کرتے تھے۔ چونکہ ہمارے والد صاحب کا انتقال ہمارے بچپن میں ہو گیا تھا۔ اس لئے گھر بھر کا کل انتظام ان کے ہاتھ میں تھا۔ ان کی عادات و اطوار ہمارے والد صاحب مرحوم و مغفور سے بہت ملتی جلتی تھیں۔ اس بنا پر خاندان کے معمر لوگ انہیں دیکھ کر ابا جان مرحوم کی یاد تازہ کرتے تھے۔

عجیب اتفاق کی بات ہے جس طرح والد صاحب مرحوم جوانی کے عالم میں فوت ہوئے وہ بھی انہیں کی طرح تقریباً ۴۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ان کو بڑی مقبولیت حاصل تھی۔ چنانچہ ان کی نماز جنازہ میں ایک بڑی تعداد ان کے غیر احمدی دوستوں کی تھی۔ جن میں پاکستان ایئرفورس سٹیشن ملیر چھاؤنی کے تقریباً سبھی افسران ایرمین اور سویلین موجود تھے۔ ہم دونوں بھائی ان جملہ احباب کے دلی شکرگزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

مرحوم حال ہی میں مجلس مشاورت منعقدہ ربوہ میں شرکت کرکے واپس آئے تھے۔ اور راستہ میں اکثر عزیزاں اور اقرباء اور متعلقین کو ملکر آئے۔ ان کی اس طرح اچانک اور بے وقت وفات سے سب کو صدمہ ہوا۔ اور سینکڑوں خطوط تعزیت اور ہمدردی کے ہم دونوں بھائیوں کو موصول ہو چکے ہیں۔ چونکہ فرداً فرداً سب احباب کا شکریہ ادا کرنا بہت مشکل امر ہے۔ نیز طبیعت بھی ابھی سنبھلی نہیں ہے۔ اس لئے ان سطور کے ذریعہ ہم ایسے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

چونکہ مرحوم بھائی موصی تھے۔ اس لئے انہیں امانتاً کراچی میں دفن کیا گیا ہے۔ ان کی یادگار ان کی بیوہ اور چار خوردسال بچے ہیں۔ بڑے کی عمر صرف سات سال ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور بھائی جان کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کے بیوی بچوں کا خود کفیل ہو۔ اور ہم سب کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکساران (مرحوم کے برادر اکبر) ملک محمد اشرف خان سپرنٹنڈنٹ پی۔ اے۔ ایف اسٹیشن ماڑی پور

(۲) برادر اصغر ملک شمس الدین اسلم اسسٹنٹ ایئر ہیڈ کوارٹرز۔ کراچی

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

صادقاں را نورِ حق تابد مدام
کاذباں مُردند و شد ترکی تمام

از مکرم شیخ محبوب الرحمٰن صاحب لاہور

۱۴ جولائی ۱۹۰۸ء کے اخبار "وفادار" لاہور نے صفحہ ۸ پر مندرجہ بالا سرخی کے نیچے حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد قادیانی کی وفات کی خبر درج کرتے ہوئے لکھا تھا "...... میرزا صاحب کے بعد اگر سلسلہ احمدیہ نابود ہو جائیگا تو سمجھو کہ مرزا جھوٹا اور اگر ترقی کریگا اور اس کے بعد اسکی جماعت یا اس کا کوئی جانشین اس کے مشن میں ترقی دینے میں کامیاب ہوا تو سمجھ لینا کہ مرزا سچا اور وہ الہام باری سے مستفیض ہوا۔ اور اگر اسکی جماعت یا جانشین مٹتے چلے گئے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کو ایسی مذہبی رخنہ اندازی کبھی بھی پسند نہیں......"

مندرجہ بالا تحریر کو قریباً نصف صدی گذر گئی۔ حضرت مسیح موعود مہدی مسعود میرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء مطابق ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ بروز جمعہ بوقت فجر پیدا ہوئے۔ آپ نے دعوے الہام ۱۸۷۶ء میں جب چالیس سال کی عمر کو پہنچے کیا بلکہ اللہ تعالےٰ ہی نے ان کو اس انعام سے نوازا۔ آپ کو اسلام سے اس قدر محبت اور اس کے لئے اس قدر درد تھا کہ آپ نے جوانی سے ہی اللہ تعالےٰ کی عبادت کے ساتھ ہمدردی اسلام اور تحقیقات مذاہب میں اپنا وقت گذارنا شروع فرمادیا۔ مجھے بچپن سے ہی حضور کے حالات دریافت کرنے کا شوق تھا۔ ایک صاحب غالباً محبوب عالم ان کا نام تھا۔ وہ سیاح تھے اور کئی بار ہمارے والد حضرت میاں حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس حاجی پور آئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے (حضرت) میرزا غلام احمد صاحب کو جوانی میں دیکھا ہے۔ جب کہ میں قادیان ان کے والد صاحب حضرت میرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے پاس جایا کرتا تھا۔ اسی طرح ہمارے ایک رشتہ دار حافظ حاجی عبدالغنی صاحب۔ جن کے والد شیخ عبدالواحد صاحب ضلع گورداسپور میں سب جج تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ میں والد صاحب کے ہمراہ کئی بار قادیان گیا ہوں۔ وہ میرزا غلام احمد صاحب کو جوانی میں دیکھنے کا اتفاق ہوتا تھا۔

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

آپ جوانی میں ہی نہایت عابد زاہد تھے۔ اور اکثر اوقات گوشہ نشینی عبادت اور مطالعہ کتب میں صرف کرتے تھے۔ ایک دفعہ شیخ عبدالواحد صاحب مذکور کے دریافت کرنے پر جب کہ وہ دورے پر قادیان میں میرزا غلام احمد صاحب کو نہ مل سکے۔ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب نے کہا کہ کسی مسجد میں ہوگا یا اگر وہاں نہ ملے تو ملاں نے ممکن ہے کسی صف میں ہی لپیٹ دیا ہو کیونکہ اسکو اپنے آپ کی بھی ہوش نہیں ہے" اسی طرح ابتدائی عمر کے متعلق مولوی سراج الدین صاحب والد مولوی ظفر علی خاں صاحب مرحوم آف "زمیندار" نے بھی شہادت دی کہ "مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مرحوم و مغفور ضلع گورداسپور کے ایک معزز خاندان کے رکن تھے۔ ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح متقی بزرگ تھے۔ ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا۔ عوام سے کم ملتے تھے۔ آپ عبادت اور وظائف میں اس قدر محو و مستغرق تھے کہ مہمانوں سے بہت کم گفتگو کرتے تھے۔ گو ہمیں ذاتی طور پر مرزا صاحب کے دعاوی یا الہامات کے قائل اور معتقد ہونے کی عزت حاصل نہ ہوئی۔ مگر ہم ان کو ایک پکا مسلمان سمجھتے تھے"۔ خاکسار راقم الحروف کو خود بھی ایک دفعہ ۱۹۰۵ء میں دوران سفر دہلی جناب مولوی سراج الدین صاحب مذکور سے ملنے کا شرف حاصل ہوا۔ خاکسار کے دہلی میں نماز پڑھنے پر انہوں نے دریافت کیا کہ آپ کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور میرے بتانے پر کہ میں احمدی ہوں۔ اور مرزا غلام احمد صاحب کا مرید ہوں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت تعریف کی اور کہا بیشک وہ دین اسلام کی بہت خدمت کرنے والے ہیں اور ایک دیندار پابند صوم و صلوٰۃ جماعت قائم کر رہے ہیں وغیرہ"

غرض مندرجہ بالا شہادات خاکسار کے ذاتی علم میں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی پاکیزہ زندگی کو فقد لبثت فیکم عمراً کے ماتحت ثابت کرتی ہیں۔ پھر فلما بلغ اشدہ و بلغ اربعین سنۃ کے ماتحت اللہ تعالےٰ نے ان کو خلق خدا کی رہنمائی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی خدمت کے لئے مامور کیا۔ تب آپ نے فاصدع بما تؤمر کے حکم کے ماتحت کر ہمت باندھ لی۔ اور گمنامی اور کنج تنہائی سے نکلکر پہلے اپنے حلقہ اثر میں پھر ۱۸۸۰ء سے دنیا اور مذاہب عالم کو محمدی نور سے آگاہ کیا۔ اور اس کی طرف دنیا کو دعوت دی۔ اور مخالفوں کو للکارا اور چیلنج پر چیلنج دئے۔ حقانیت اسلام کو دلائل براہین نشانوں اور معجزات سے ثابت کیا۔ اور کہا۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغ محمد سے ہی کھایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

غرض اسی طرح قریباً چالیس سال آپ نے دنیا کی رہنمائی فرمائی اور ہر طرح کی اصلاح ملت اور صحیح ہدایت فرماکر اور یحیی الدین و یقیم الشریعۃ کی پیشگوئی کو حرف بحرف پورا کرکے ایک نمونہ کی جماعت تیار کرنے کے بعد ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ بروز منگل بوقت ساڑھے دس بجے دن بموجب اپنے الہامات کے بالرفیق الاعلےٰ واصل ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس تمہید کے بعد مختصراً جماعت احمدیہ کی ترقی کا خاکہ پیش کرکے اہل انصاف سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ دیکھیں کہ جو محک اخبار مذکور نے نیک نیتی سے قائم کیا تھا۔ کس طرح اللہ تعالےٰ نے جماعت کو اس پر پورا اتار کر دنیا پر حجت پوری کردی۔ اور یہ رفتار بتاتی ہے کہ یہ پودا جس کی خلافت حقہ کے قائم ہونے کے بعد ابھی پورے پچاس سال بھی نہیں گذرے ایک دن تناور درخت ہوگا۔ جس کے سایہ تلے دنیا کا بیشتر حصہ آرام پائے گا۔ اور اپنے مالک حقیقی کے صحیح اور سیدھے راستہ پر گامزن ہوکر اس کی رضا حاصل کرے گا۔ اور نیا تمسک کرتا رہے گا۔

جماعت احمدیہ کی وہ مساعی جو اس نے حضرت رسول کریم (صلعم) کا نام حضور کی خوبیاں حضور کا اسوہ حسنہ حضور کی ہدایات حضور کے احسانات اور ہزاروں ہزار محاسن کو پھیلانے میں اور دنیا پر ثابت کرنے میں صرف کی ہیں۔ ان سے ثابت ہوگیا ہے۔ اور دنیا پر آشکارا ہوگیا ہے کہ دنیا کی بھلائی صحیح رہنمائی اور امن عالم صرف اور صرف قرآن شریف کے بتائے ہوئے اصولوں پر چلنے محمد رسول اللہ (صلعم) کی پیروی کرنے میں ہی ہے۔ اور یہی وہ رستہ ہے جس کا نام اسلام ہے۔ اس سلسلہ میں متعدد زبانوں میں قرآن شریف کے تراجم۔ تفاسیر اور عظیم الشان مضامین جو محاسن اسلام یا مخالفین کے اعتراضات کے جواب میں مختلف زبانوں میں شائع کئے گئے ہیں۔ اور ہزاروں علماء جو دنیا کی مختلف زبانوں کے ماہر ہیں۔ دنیا کے کناروں تک اپنی اپنی زندگیاں وقف کرکے سلسلہ کے نظام کے ماتحت اور خلیفہ وقت کی ہدایات کی پیروی میں اپنے اہل و عیال سے الگ ہوکر ان سے ہزاروں میل دور قرآن پاک کو ہاتھ میں لئے کر سنت رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اسلام کے نام پر در بدر کوچہ بکوچہ قریہ بقریہ اور ملک بملک پھر رہے ہیں۔ اس وقت تک دنیا کے مختلف ممالک میں ساٹھ کے قریب مستقل مشن قائم ہیں۔ جہاں کہیں یہ جاتے ہیں مساجد تعمیر کرتے ہیں۔ بت پرستوں۔ آتش پرستوں مسیح پرستوں اور دیگر غیر مسلموں کو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھا کر حلقہ بگوش اسلام بناتے ہیں اور ان کو تعلیم اسلام دیتے ہیں سکول کالج قائم کرتے ہیں۔ غرباء۔ بیواؤں یتیموں کی خبر گیری کا انتظام کرتے ہیں۔ اور ان کو ہر قسم کی سہولت بہم پہنچاتے ہیں۔ ان کی تعلیم و تربیت کرتے ہیں ہر ایک کارکن کا تعلق مرکز سے وابستہ رہتا ہے۔ اور مرکز سلسلہ کو باقاعدہ اطلاعات آتی رہتی ہیں۔ جو خلیفۃ المسیح الثانی کے علم میں فوراً لائی جاتی ہیں۔ مرکز حسب ضرورت مناسب ہدایات لٹریچر اور مزید مبلغ بھیجتا رہتا ہے۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد و علیٰ اٰلہ و خلفائہ خصوصاً علی المسیح الموعود و خلیفۃ المصلح الموعود و بارک وسلم۔

تقرر عہدیداران جماعت احمدیہ ربوہ

مندرجہ ذیل عہدیداران محلہ جات ربوہ تا ۳۰ اپریل ۵۹ء منظور کئے جاتے ہیں احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ)

محلہ دار الصدر "شرقی"

۱ - منشی رمضان علی صاحب - صدر
۲ - چوہدری مسعود احمد صاحب - سیکرٹری مال
۳ - چوہدری حاکم علی صاحب - سیکرٹری امور عامہ
۴ - منشی رمضان علی صاحب - سیکرٹری اصلاح وارشاد
۵ - منشی محمد الدین صاحب - سیکرٹری وصایا
۶ - مولوی نذیر احمد صاحب - سیکرٹری تعلیم

محلہ دار الصدر "جنوبی"

۱ - سید محمد زمان شاہ صاحب - صدر
۲ - چوہدری عبد الحق صاحب شاکر - سیکرٹری مال
۳ - مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح - سیکرٹری امور عامہ
۴ - پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب - سیکرٹری وصایا

محلہ دار الصدر "غربی"

۱ - صاحبزادہ حافظ محمد طیّب صاحب - صدر
۲ - ملک محمد رفیق صاحب - سیکرٹری وصایا
۳ - چوہدری اللہ بخش صاحب - سیکرٹری امور عامہ
۴ - چوہدری عطاء اللہ صاحب - سیکرٹری تعلیم

محلہ دار الرحمت "شرقی"

۱ - مولوی محمد صدیق صاحب - صدر
۲ - عبد الستار صاحب - سیکرٹری مال
۳ - چوہدری محمد عبد اللہ صاحب - سیکرٹری امور عامہ
۴ - چوہدری محمد شریف صاحب - سیکرٹری اصلاح وارشاد
۵ - ملک محمد احمد صاحب - سیکرٹری تعلیم

محلہ دار الرحمت "وسطی"

۱ - ملک محمد شفیع صاحب - صدر
۲ - خواجہ جلال الدین صاحب - سیکرٹری مال
۳ - ماسٹر فضل داد صاحب - سیکرٹری امور عامہ
۴ - مولوی محمد الدین صاحب - سیکرٹری اصلاح وارشاد
۵ - قریشی محمد صادق صاحب - سیکرٹری وصایا
۶ - مولوی رشید احمد صاحب چغتائی - سیکرٹری تعلیم

محلہ دار الرحمت "غربی"

۱ - مولوی ظہور حسین صاحب - صدر
۲ - صوفی بشارت الرحمٰن صاحب - سیکرٹری امور عامہ
۳ - قریشی افضال احمد صاحب - سیکرٹری وصایا
۴ - مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری - سیکرٹری تعلیم

محلہ دار البرکات

۱ - ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد - صدر
۲ - چوہدری غلام حسین صاحب - سیکرٹری مال
۳ - شیخ جلال الدین احمد صاحب - سیکرٹری امور عامہ - اصلاح وارشاد
۴ - میاں عنایت اللہ صاحب - سیکرٹری وصایا

"تحریک جدید کی غرض نوجوانوں میں احمدیت کی روح پیدا کرنا ہے اور تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کو دنیا کے کناروں تک پھیلانا ہے"

آپ نے دنیا کے کناروں تک اسلام اور احمدیت کو پہونچانے کے لئے جو وعدہ کیا ہے کیا وہ ادا کر چکے - ورنہ ۳۱ مئی یا ۳۰ جون تک سو فی صدی پورا کریں!

وکیل المال تحریک جدید

مجلس مذاکرہ علمیہ کے اجلاس کی روئیداد

مؤرخہ ۱۹ مئی کو مجلس مذاکرہ علمیہ کا اجلاس جناب مولانا ابو العطاء صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا - جناب ریاض الدین انور صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور خاکسار نے گذشتہ اجلاس کی رپورٹ پیش کی -

اس کے بعد جناب خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب نے اپنا مقالہ پڑھا جس کا عنوان تھا "دہریت کی بنیاد سائنس پر ہے یا مذہب دشمنی پر" آپ نے فرمایا کہ مغربی اقوام علوم وفنون میں ترقی کے باوجود علمی بددیانتی کی مرتکب ہو رہی ہیں - عجب تماشہ ہے کہ موجودات عالم میں غور وفکر کے بعد مغربی محققین یہ پکارتے کہ ربنا ما خلقت ھذا باطلا انہوں نے کہنا شروع کیا کہ خدا کا کوئی وجود نہیں - صرف ایک غیر شعوری مشینی ارتقاء ہے۔

جناب خلیفہ صاحب نے بتایا کہ پادریوں کی علم دشمنی کا نتیجہ یہ ہوا کہ جن چند لوگوں نے علم سیکھا انہوں نے بھی اسے مذہب کے خلاف استعمال کرنا شروع کیا۔ یہیں سے علمی دجل شروع ہوتا ہے جو آگے چل کر ان کی ہر تحقیق کے نتیجہ میں انہیں گمراہی کی طرف لے جاتا ہے جناب خلیفہ صاحب نے متعدد عیسائی مصنفین اور سائنس دانوں کے حوالہ جات پیش کئے جس میں انہوں نے اس بددیانتی کا اعتراف کیا ہے

مقالہ کے بعد ایک دلچسپ مذاکرے کا آغاز ہوا جس میں صاحب صدر - فاضل مقالہ نگار مولانا عبد الغفور صاحب - مولانا ارجمند خان صاحب - مولانا محمد شریف صاحب - پروفیسر نصیر احمد خان صاحب - سید ولی اللہ شاہ صاحب - پروفیسر عبد السلام صاحب اختر صاحب - پروفیسر غلام باری صاحب سیف - پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب - مرزا حنیف احمد صاحب اور پروفیسر خورشید احمد صاحب شاد نے حصہ لیا - سات بجے شام چائے کی مختصر دعوت کے ساتھ محفل برخواست ہوئی -

سیکرٹری مجلس مذاکرہ علمیہ جامعۃ المبشرین - ربوہ

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ اللہ رکھی صاحبہ زوجہ میاں محمد بوٹا صاحب مرحوم مؤرخہ ۱۱ مئی بروز ہفتہ بقضائے الٰہی وفات پاگئیں - مرحومہ موصیہ تھیں - اسی روز نعش ربوہ لائی گئی - بعد نماز مغرب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی - احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالٰی مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں صبر جمیل عطا کرے - آمین

مستری شام دین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ باغبانپورہ - لاہور

محلہ دار النصر

۱ - مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامڑی - صدر
۲ - بابو محمد بخش صاحب - سیکرٹری مال
۳ - ماسٹر ظہور احمد صاحب - سیکرٹری امور عامہ
۴ - ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب - سیکرٹری اصلاح وارشاد - وصایا - تعلیم

محلہ دار الیمن

۱ - قاضی محمد منیر صاحب - صدر
۲ - مبارک احمد صاحب - سیکرٹری مال
۳ - ماسٹر بشیر علی صاحب - سیکرٹری اصلاح وارشاد - تعلیم
۴ - مبارک احمد صاحب - سیکرٹری وصایا

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر سکے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۴۵۸۵:- میں زبیدہ بیگم زوجہ محمد شریف قوم بٹ کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن مکان ۶۸-۷۰-۸ ڈاکخانہ بلاک ۱۴ سرگودھا ضلع شاہ پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۳/۵ ۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد موجودہ وقت میں حسب ذیل ہے۔

(۱) ٹکہ طلائی وزنی ڈیڑھ تولہ (۲) نقد تین صد (۳) حق مہر پانچصد روپیہ جو خاوند کے ذمہ ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں پانچ روپے ماہوار میرا جیب خرچ ہے۔ اس میں سے بھی حصہ وصیت ادا کرتی رہوں گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی مزید جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی

الامۃ نشان انگوٹھا زبیدہ بیگم

گواہ شد محمد یار عارف بقلم خود سابق مبلغ انگلستان۔ سکنہ سرگودھا۔

گواہ شد محمد شریف آڑھتی خاوند موصیہ

نمبر ۱۴۵۸۶: میں سراج الدین ولد حیات محمد قوم بھٹی پیشہ ملازمت۔ عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن پھلور ڈاکخانہ پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرے والد بزرگوار بفضل خدا زندہ ہیں۔ نیز میری آمد بذریعہ ملازمت مبلغ ۶۷/- معہ الاؤنس ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد سراج الدین

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد بقلم خود عبد الحق ساکن پنڈی بھاگو سیکرٹری مال۔

نمبر ۱۴۵۸۸: میں طاہرہ محمودہ زوجہ محمد سعید احمد بون قوم حائی پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دارالسلام ضلع دارالسلام صوبہ ایسٹ افریقہ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ ۳/۵ ۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

(۱) حق مہر ۲۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند (۲) کڑے طلائی پانچ تولہ قیمت ۵۰۰/- روپے (۳) گلوبند طلائی وزن چار تولہ قیمت ۴۰۰/- روپے (۴) نکلس طلائی وزن ۲ ۱/۴ تولہ قیمت ۲۲۵/- روپے (۵) مگر طلائی وزن ۲ تولہ قیمت ۲۰۰/- روپے (۶) بالیاں طلائی وزن ایک تولہ۔ قیمت ۱۰۰/- روپے (۷) انگوٹھیاں طلائی ۴ عدد وزن ۱ ۱/۴ تولہ قیمت ۱۲۵/- روپے۔ میری جائداد کی کل قیمت ۳۷۵۰/- روپے ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ بمد وصیت داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی

الامۃ طاہرہ محمود

گواہ شد محمد سعید احمد بون خاوند موصیہ

گواہ شد محمد ابراہیم والد موصیہ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ٹی۔ آئی ہائی سکول۔ ربوہ

نمبر ۱۴۵۸۷:- میں بشیر احمد راجیکی ولد مولوی غلام رسول صاحب راجیکی قوم وڑائچ جٹ پیشہ ملازمت عمر سن پیدائش ۱۹۲۲ء پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ / اپریل ۱۹۵۷ء حسب ذیل کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد ۶۰/- روپے نیز ایسی ۲۰/- روپے الاؤنس کل ۸۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد بشیر احمد راجیکی محلہ دارالرحمت غربی

گواہ شد سربلند پنشنر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ

گواہ شد۔ افضال احمد قریشی سیکرٹری وصایا دارالرحمت غربی۔ ربوہ

نمبر ۱۴۵۸۸: میں شیخ روشن دین تنویر ولد شیخ محمد کالو قوم بھٹی راجپوت پیشہ ایڈیٹر الفضل عمر تقریباً ۶۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن سیالکوٹ۔ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ ۳/۵ ۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے

(۱) ایک قطعہ اراضی ایک کنال سکنی واقعہ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ جو اقساط ماہوار ۲۵/- روپے فی قسط صدر انجمن احمدیہ سے خریدا ہوا ہے۔ جس کی کل قیمت ۱۲۰۰/- روپے ہے

(۲) اس کے علاوہ میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میری ماہوار آمدنی ۳۱۲/- روپے الاؤنس جو بطور ایڈیٹر الفضل مجھ کو ملتا ہے لہذا میں مذکورہ بالا جائداد اور الاؤنس ماہوار کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی جائداد پیدا کروں گا یا میری آمد میں اضافہ ہوگا تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز بوقت وفات جو میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ بقدر حصہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد روشن دین تنویر ایڈیٹر الفضل

گواہ شد محمد جمیل (مولوی فاضل) کارکن دفتر وصیت۔ ربوہ

گواہ شد۔ قاضی عبد الرحمٰن سیکرٹری نظارت بہشتی مقبرہ

نمبر ۱۴۵۸۹: میں محمد احمد نظام ولد نظام دین صاحب مرحوم صحابی قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ گول بازار۔ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۴/۵ ۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد غیر منقولہ مکان پختہ پانچ مرلہ واقعہ گول بازار ربوہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرا گذارہ آمد بذریعہ دکانداری پر ہے جو ماہوار آمد تقریباً ۵۵/- روپے ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد محمد احمد نظام بقلم خود

گواہ شد مسعود احمد کارکن دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میری اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ بہت علاج کے باوجود آرام نہیں ہوا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب سے اس کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ایم نصیر الدین میونسپل کمیٹی۔ ربوہ

(۲) میرے لڑکے طاہر احمد نے امسال بی۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب کرام اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

حکیم محمد صدیق

دواخانہ طب جدید۔ ربوہ

پنڈت نہرو کو وزارت عظمیٰ سے دست برداری پر آمادہ کرنے کی تجویز

نئی دہلی ۲۷ مئی روزنامہ "ٹائمز آف انڈیا" کی اطلاع کے مطابق کانگریس پارٹی کے اعلیٰ حلقوں میں اس سوال پر پوری سنجیدگی کے ساتھ غور و خوض ہو رہا ہے کہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو وزارت سے دست بردار ہو کر صدر کانگریس کا عہدہ قبول کرنے پر مجبور کیا جائے۔ اور ان سے درخواست کی جائے کہ وہ پارٹی کے تنظیمی مسائل کی ذمہ داری قبول کریں۔

اس ضمن میں یوپی کے ایک ممتاز کانگریسی رکن نے ایک غیر سرکاری قرارداد کا نوٹس دیا ہے۔ کمیٹی کا اجلاس پہلی اور دوسری جون کو منعقد ہوگا نوٹس میں پر زور طریق پر مطالبہ کیا گیا ہے کہ پنڈت نہرو وزیر اعظم کا عہدہ چھوڑ کر کانگرس کے ہمہ وقتی صدر کی ذمہ داری قبول کر لیں۔ توقع ہے کہ اس نوٹس پر کانگریس کی مجلس عاملہ ہی غور کرے گی۔ جس کا اجلاس ان دنوں جاری ہے۔ مجلس عاملہ ہی یہ فیصلہ کرے گی کہ اس قرارداد کو کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں پیش کیا جائے یا نہیں۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ اگر پنڈت نہرو وزارت عظمیٰ چھوڑنے پر آمادہ ہو گئے تو پارٹی کے دوسرے سینئر ارکان بھی مرکز اور صوبوں میں اپنے عہدوں سے دست بردار ہو جائیں گے۔

قرارداد کے محرک نے اپنے اس اقدام کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ اس کے دو مقاصد ہیں ایک تو یہ کہ پنڈت نہرو کے صدر بننے سے پارٹی کا نظم و نسق بہت بہتر ہو جائے گا۔ اور وہ دوبارہ عوام میں وقار اور اہمیت حاصل کرے گی۔ دوسرے یہ کہ اس سے کانگرس کے دوسرے سینئر ارکان کے لئے بھی ایک اچھی مثال قائم ہو جائے گی۔

"بھارت اور پاکستان کے تعلقات خراب ہیں"

نئی دہلی ۲۶ مئی انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کانگرس کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں . . . . . . تقریر کرتے ہوئے پاکستان اور بھارت کے تعلقات کا خاص طور پر ذکر کیا۔ اور کہا کہ دونوں ملکوں میں کافی کھچاؤ موجود ہے۔ اور مجموعی طور پر صورت حال خراب ہے۔

دنیا کی آبادی میں اضافہ کی زبردست رفتار

نیویارک ۲۶ مئی۔ اقوام متحدہ کے ماہرین اعداد و شمار نے اعلان کیا ہے کہ دنیا کی آبادی میں ہر سال چار کروڑ تیس لاکھ نفوس کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اس طرح آبادی میں فی گھنٹہ اضافہ کی رفتار پانچ ہزار ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ دنیا کے ہر ایک ہزار افراد میں سالانہ چونتیس بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اور مرنے والوں کی شرح فی ہزار ۱۸ ہے۔ وسط ۱۹۵۵ میں دنیا کی آبادی دو ارب اٹھتر کروڑ دس لاکھ تھی۔ جو وسط ۱۹۵۷ ہیں . . . . . . دو ارب اٹھتر کروڑ دس لاکھ تھی۔ جو وسط ۱۹۷۵ میں دو ارب ستر کروڑ اسی لاکھ تک پہنچ جائے گی

معاہدہ بغداد کی فوجی کمیٹی کا اجلاس

کراچی ۲۶ مئی۔ با اختیار ذرائع نے بتایا کہ معاہدہ بغداد کی فوجی کمیٹی کے اجلاس میں پاکستانی وفد کی قیادت کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان کریں گے۔ کمیٹی کا اجلاس معاہدے کی وزارتی کونسل کے ساتھ تین جون سے شروع ہو رہا ہے۔ آج کونسل کے اجلاس کا ایجنڈا تیار کرنے کے لئے معاہدہ کے تمام رکن ملکوں کے نمائندوں پر مشتمل ایک رہبر کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔

اعتذار وتشکر

از مکرم ثاقب صاحب زیروی

میرے سر پر چوٹ کے باعث زخم کی خبر پڑھ کر میرے بہت سے محسنوں شفیق بزرگوں بھائیوں دوستوں اور عزیزوں نے عیادت اور خیریت طلبی سے میری عزت بڑھائی ہے۔ مختصراً حادثہ کی تفاصیل یہ ہیں۔ ۱۳ ماہ حال کو میں دفتر لاہور کے نیچے کھڑا تھا کہ بالائی منزل سے کسی بچے نے ایک پختہ اینٹ لڑھکا دی جو میرے سر پر لگی اور کافی لمبا زخم آ گیا۔ صد شکر کہ سر کی کوئی ہڈی شکست نہ ہوئی۔ اپریشن کے بعد ٹانکے لگے۔ جو ۲۰ ماہ مئی کو کھلے ہیں۔ زخم تین چوتھائی اچھا ہو چکا ہے۔ لیکن دوران سر کی تکلیف تا حال ہے سکینت و دلجمعی کے ساتھ کام کرنے کے لئے ابھی تک دعاؤں کا از حد محتاج ہوں۔ میں شکر گزار ہوں ان بزرگوں دوستوں اور بھائیوں کا جنہوں نے اپنی محبت بھری دعاؤں کا سہارا دے کر مجھے بستر علالت سے اٹھنے میں مدد دی۔ خدا تعالیٰ میرے بھائیوں کو اس احسان کی جزائے خیر دے (ناچیز ثاقب زیروی لاہور)

مشرقی پاکستان میں خوراک کی صورت حال پھر نازک ہو گئی

تمام جماعتوں کی غذائی کانفرنس طلب کر لی گئی

ڈھاکہ ۲۷ مئی۔ وزیر اعلیٰ مشرقی پاکستان مسٹر عطاء الرحمٰن خان نے صوبے کی غذائی صورت حال پر غور و خوض کے لئے بدھ کو ڈھاکہ میں تمام سیاسی جماعتوں کی کانفرنس طلب کی ہے ایک پریس کانفرنس میں آپ نے کہا کہ خوراک کے سلسلے میں مشرقی پاکستان ایک کٹھن دور سے گزر رہا ہے۔ خاص طور پر ماہ رواں بڑا صبر آزما مہینہ ہے۔

ڈھاکہ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر عطاء الرحمٰن نے بتایا کہ آل پارٹیز غذائی کانفرنس میں صورت حال سے عہدہ برا ہونے کی تدابیر پر غور و خوض کیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ میری حکومت دوسری پارٹیوں کے نمائندوں کی ہر قابل عمل تجویز کا خیر مقدم کرے گی۔ مسٹر عطاء الرحمٰن نے بتایا کہ حکومت نے غیر ملکوں سے سات لاکھ ٹن اناج حاصل کرنے کی کارروائی کی ہے۔ جس میں سے چھیالیس ہزار ٹن اناج اگلے مہینے مشرقی پاکستان پہنچ جائے گا۔ اور اس کے بعد چار ماہ کے اندر مزید دو لاکھ ٹن اناج درآمد کیا جائے گا۔

وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ غلہ کی تیزی سے حمل و نقل اور تقسیم کے راستے میں بہت دشواریاں حائل ہیں۔ لیکن یہ سب عارضی نوعیت کی ہیں اور حکومت ان پر قابو پانے کی پوری کوشش کر رہی ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ صوبے میں ترمیم شدہ راشننگ کا طریقہ رائج کرنے سے اناج کی منڈیوں پر اچھا اثر پڑے گا۔

ایک سوال کے جواب میں وزیر اعلیٰ نے کہا میں اس کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتا کہ صوبے کا غذائی نظم و نسق فوج کے حوالے کر دیا جائے۔ آپ نے کہا اگر سول حکام کو بھی وسیع اختیارات دے دیئے جائیں تو ویسی قسم کے نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

بھارتی روپے کی قیمت گر گئی

بمبئی ۲۶ مئی بینکنگ کے ذرائع کی اطلاع کے مطابق غیر ملکی منڈیوں میں بھارتی روپے کی قیمت گر گئی ہے۔ اور بھارتی روپے کی قیمت میں مزید کمی کا امکان ہے۔ ماہرین نے رائے ظاہر کی ہے کہ بھارت کی مالی پوزیشن ملک کے اندر اور باہر تیزی کے ساتھ گر رہی ہے۔ چنانچہ روپے کی قیمت پر بھی اس کا اثر ہونا لازمی ہے

درخواست دعا

مجھے چند روز سے شدید بخار ہو جاتا ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد از جلد کامل شفا عطا فرمائے۔

آغا محمد عبد اللہ خان ڈرائیور
ڈرگ روڈ کراچی ۲۷

تونس نے فرانس سے معاہدے ختم کر دیئے

تونس ۲۷ مئی۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ چونکہ فرانس نے تونس کی مالی امداد بند کر دی ہے اس لئے تونس بھی اب خود کو فرانس کے ساتھ کسی معاہدے کا پابند نہیں سمجھتا۔ اعلان میں اس بات پر بھی احتجاج کیا گیا ہے کہ فرانس نے تونس کی حکومت اور عوام کی مرضی کے خلاف تونس میں اپنی فوجیں متعین کر رکھی ہیں۔

یاد رہے کہ فرانس نے گذشتہ بدھ کو تونس کی مالی امداد بند کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اور اپنی اس کارروائی کا سبب یہ بتایا تھا کہ تونس الجزائر کے حریت پسندوں کی امداد کر رہا ہے۔

وزیر اعظم شام کی طرف سے کمیونزم کی مذمت

دمشق ۲۷ مئی۔ وزیر اعظم شام مسٹر صابری العسلی نے کہا ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی مخصوص غیر جانبداری پر مبنی ہے۔ یعنی ہم ان لوگوں کے دوست ہیں جو ہماری جانب دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے دشمن ہیں جن کا رویہ ہمارے ساتھ معاندانہ ہے۔

وزیر اعظم شام نے کہا کہ ہم روس کے اس لئے دوست ہیں کہ اس نے ہمیشہ ضرورت کے وقت ہماری مدد کی ہے۔ لیکن ہم کمیونزم کے خلاف ہیں۔ کیونکہ ہم اسے توڑ پھوڑ اور گڑبڑ پھیلانے والا ایسا نظریہ سمجھتے ہیں جو ہمارے ملک کے مستقبل کے لئے خطرناک ہے۔

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت "الفضل" کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷